16

غیر مبائعین کا ایک منصوبہ

(فرمودہ 30 مئی 1941ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"شاید گرمی کی شدت کی وجہ سے دو چار دن سے مجھے تنفس کی خرابی کی تکلیف ہے۔ رات کے وقت یہ تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ کئی کئی گھنٹے جاری رہتی ہے۔ ابھی مَیں خطبہ کے لئے چل کر آیا تو میرا سانس اتنا پھول گیا تھا کہ پیٹ میں سماتا نہیں تھا۔ منبر پر بیٹھنے سے کچھ آرام آیا تھا مگر کھڑے ہوتے ہی پھر وہی دَورہ شروع ہو گیا ہے اس لئے مَیں مختصر اور آہستہ بول سکوں گا۔

دوستوں نے اخبارات میں پڑھا ہو گا اپنوں نے بھی اور غیروں نے بھی کہ پیغامی لوگ قادیان میں اپنا تبلیغی مشن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ایک مخلص احمدی عورت نے جس کا خاوند غیر مبائع ہے باہر کے ایک مقام سے مجھے سندھ میں بہت ہی گھبراہٹ کا خط لکھا کہ نہ معلوم اب کیا ہو جائے گا۔ یہ لوگ تو ایسے ایسے بد ارادے رکھتے ہیں اور ساتھ ہی اس نے بہت سی دعائیں بھی مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے شر کو دور کرے اور جماعت کی حفاظت فرمائے۔ مجھے اس عورت کے اس اخلاص کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ گو یہ ایک عورت ہے جس کے اندر یہ طاقت نہیں کہ ان کا مقابلہ کر سکے۔ اس کا خاوند خود غیر مبائع ہے لیکن اس کے اندر ایک جوش پایا جاتا ہے اور اسی جوش کی وجہ سے وہ فکر مند ہوئی ہے۔

مَیں یہ ذکر کر رہا تھا کہ ایک احمدی عورت نے جس کا خاوند غیر مبائع ہے

مجھے باہر سے چٹھی لکھی کہ غیر مبائعین قادیان میں اپنا مشن کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ساتھ ہی اس نے بہت کچھ گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ میرے پاس اس سے پہلے ہی کسی احمدی دوست نے وہ ایجنڈا بھی بھجوا دیا تھا جس میں غیر مبائعین نے قادیان میں اپنا مشن کھولنے کی تحریک کا ذکر کیا ہے۔ اس ایجنڈا کا مضمون یہ تھا کہ ہمارے دوست مدت سے قادیان میں تبلیغی مشن کھولنے کی خواہش رکھتے تھے اب لائل پور کے ایک خاندان کے تین نوجوانوں نے تین سو روپیہ ماہور دینے کا وعدہ کیا ہے تاکہ قادیان میں مشن قائم کیا جائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے دوستوں کی اس خواہش کو پورا کرنے کا سامان پیدا فرما دیا ہے۔ خارجی ذرائع سے یہ بھی سنا گیا ہے کہ وہ مولوی صدر دین صاحب کو یہاں بھجوانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے تو اپنے ذہن میں اس تجویز کو خدائی تجویز سمجھا ہے اور انہیں خوشی ہوئی ہے کہ بعض نوجوانوں نے اس غرض کے لئے انہیں تین سو روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ کیا ہے اور اس طرح خدا نے ان کی خواہش کو پورا کرنے کا سامان پیدا فرما دیا ہے۔ لیکن ہم نے بھی اس تجویز کو خدائی تجویز ہی سمجھا ہے اس لئے کہ ان کی اس تجویز کے معلوم ہونے سے پہلے ہی مجھے اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں یہ دکھایا تھا کہ غیر مبائعین کا ایک مشنری قادیان میں آیا ہے۔ وہ رؤیا میں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور بعض اور دوستوں کو بھی سنا دی تھی۔ پس ان کی اس تجویز سے ہمیں بھی خوشی ہوئی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہونے لگی ہے۔ انہوں نے تو سمجھا ہو گا کہ چونکہ انہیں اس غرض کے لئے تین سو روپیہ ماہوار ملنے لگا ہے اس لئے یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سامان ہے حالانکہ محض روپیہ کا مل جانا اس بات کی کوئی علامت نہیں ہوتی جس کام پر اس روپیہ کو خرچ کیا جائے گا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہو گا بلکہ کسی کام کی اللہ تعالیٰ کی طرف قبل از وقت خبر مل جانا اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ وہ کام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ ان کے اس مشن کے کھولنے کے معنے یہ ہیں کہ آپ

لوگوں میں خدانخواستہ کوئی کمزوری پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے انہیں اس بات کی جرأت ہوئی ہے۔ بے شک ایک نقطۂ نگاہ یہ بھی ہوتا ہے مگر اس موقع پر یہ صحیح نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض کمزور لوگ ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں مگر اس قسم کے چند کمزور طبع لوگ ہر جماعت میں پائے جاتے اور ہر جگہ ہوتے ہیں۔ خود رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے مدینہ کے قریب اپنا مشن پھیلانے کی جرأت کی۔ چنانچہ قرآن کریم میں جس مسجدِ ضرار کا ذکر آتا ہے اور جس کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا تھا کہ اسے گرا دیا جائے وہ اسی قسم کے لوگوں نے بنائی تھی۔ وہاں منافقین جمع ہوتے تھے اور اسلام کے خلاف مشورے کیا کرتے تھے۔ پس اگر رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں اس قسم کے لوگ تھے تو یہاں کیوں نہ ہوں۔

مَیں نے خود ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ میں اس مکان میں ہوں جس میں میری بڑی بیوی رہتی ہیں کہ اچانک مجھے نیچے گلی میں کچھ کھڑکا معلوم ہوا اور ایسا القاء ہوا کہ گویا نیچے منافقین ہیں۔ میں نے نالی کے سوراخ میں سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ دیواروں سے لگے کھڑے ہیں اور اندر جھانک کر کچھ دیکھنا چاہتے ہیں یا کان لگا کر سننا چاہتے ہیں۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ میں دیکھ رہا ہوں تو وہ بھاگے وہ تعداد میں جہاں تک یاد ہے نَو تھے۔ بھاگتے ہوئے ان میں سے بعض کو میں نے پہچان بھی لیا اور ایک کا علم تو اب تک ہے۔ مگر بعض کے متعلق اللہ تعالیٰ نے عفو سے کام لیا اور میں ان کو دیکھ نہ سکا۔" [1]

اس رؤیا کے بعد جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ جنات آسمانی باتوں کی ٹوہ لگاتے ہیں اور کوئی خبر مل جائے تو اس میں جھوٹ ملا کر آگے پھیلاتے ہیں اور حدیثوں میں ہے کہ کئی کئی گُنے زیادہ جھوٹ ملا کر وہ باتیں پھیلاتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے بھی جو صحابی ہونے کے مدعی ہیں مبالغہ سے کام لینا شروع کر دیا اور کہہ دیا کہ میاں صاحب خطبہ پر خطبہ دے رہے ہیں کہ قادیان میں ہزاروں کی

تعداد میں لوگ منافق بن چکے ہیں۔" 2 اسی طرح "پیغام صلح" نے اس تعداد کو پانچ سو تک بڑھا دیا۔ اور لکھا کہ "خلیفۂ قادیان نے فرمایا کہ قادیان میں پانچ سَو منافقین ہیں اور خدا نے ان پانچ سَو منافقین کی شکلیں بھی خلیفہ صاحب کو خواب میں دِکھلا دیں۔" 3 حالانکہ میں نے جو رؤیا دیکھا تھا اُس میں مجھے صرف 9 منافقین دکھائے گئے تھے۔ مگر یہ 9 نو منافقین مولوی محمد علی صاحب کو تو "ہزاروں" کی تعداد میں اور باقی غیر مبائعین کو "پانچ سَو "کی تعداد میں نظر آئے۔ گو مجھے اس سے بھی خوشی ہوئی اور میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا رُعب اس قدر ہے کہ ہمارے منافقوں سے بھی یہ لوگ ڈرتے ہیں اور 9 منافق ان کو پانچ سو یا ہزاروں نظر آتے ہیں۔ جب یہ حال ہے تو 9 مومن انہیں 9 لاکھ کیوں نہ دکھائی دیں گے؟ غرض میں نے تو رؤیا میں صرف نو منافق دیکھے تھے مگر غیر مبائعین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ گویا مجھے پانچ سَو منافقین کی شکلیں خواب میں دکھائی گئی ہیں اور ان کے سردار کے اس خیال سے کہ اس مبالغہ میں میرے مرید کہیں مجھ سے آگے نہ بڑھ جائیں 9 کے ہزاروں کر دیئے۔ اور پھر اپنی صداقت پسندی کا مزید ثبوت یہ بھی دیا کہ میاں صاحب ان ہزاروں منافقوں کے متعلق جو قادیان میں ہیں خطبے پر خطبہ پڑھ رہے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس سے زیادہ صاف اور خطرناک جھوٹ کی مثال دنیا کی کسی اور قوم میں بھی اس وقت مل سکتی ہو۔ بار بار ان سے پوچھا گیا کہ تم بتاؤ ہم نے یہ کہاں لکھا ہے کہ خواب میں پانچ سو منافقین دکھائے گئے تھے مگر وہ بالکل خاموش ہیں اور اس جھوٹ کو شیر مادر کی طرح پی گئے ہیں۔ شروع شروع میں تو ہماری جماعت کے دوست بھی کچھ خاموش رہے اور انہوں نے خیال کیا کہ ممکن ہے ایسا کہیں لکھا ہی ہو۔ آخر جماعت کے ایک عالم کو میں نے بلا کر کہا کہ بندۂ خدا ان سے پوچھو تو سہی کہ میں نے یہ بات کہاں کہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے غیر مبائعین کو چیلنج دیا او رکہا کہ ہم نے کہاں لکھا ہے کہ پانچ سَو منافقین کی شکلیں خواب میں دکھائی گئی ہیں۔ اس چیلنج کے بعد غیر مبائعین بالکل

خاموش ہو گئے اور اب تک وہ اس کا کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکے۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے تو صرف 9 منافق دیکھے تھے مگر ہمارے رعب کی وجہ سے ہمارے 9 منافق بھی انہیں پانچ سَو نظر آتے ہیں اور یہ بالکل وہی بات ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب کلام اُترتا ہے اور جِنّات اسے سنتے ہیں تو وہ اس میں اَور کئی جھوٹی باتیں ملا لیتے اور لوگوں کو دھوکا و فریب میں مبتلا کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض حدیثوں میں تو آتا ہے کہ وہ سَو سَو گنا جھوٹ ملاتے ہیں۔ بہرحال قادیان میں پانچ سَو منافقین کا ہونا تو بالکل غلط ہے۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ کچھ نہ کچھ منافق قادیان میں موجود ہیں اور ہم ان میں سے بعض کو جانتے بھی ہیں۔ بعض منافق تو آہستہ آہستہ نکل جاتے ہیں اور بعض دفعہ ان کی جگہ کچھ اور کمزور لوگ آ جاتے ہیں۔ اسی طرح کبھی کسی کو ابتلاء آ جاتا ہے اور کبھی کسی کو۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں بھی اس قسم کے لوگ موجود تھے اور وہ شرارتیں کیا کرتے تھے۔ پس ایسے منافقین کا ہم میں پایا جانا ہماری کسی کمزوری کی علامت نہیں بلکہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ سے ہماری مشابہت کا ایک اور ثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام رسول کریم ﷺ کے مشابہ تھے اور آپ کی جماعت رسول کریم ﷺ کی جماعت کے مشابہ ہے۔ پس ہماری جماعت میں بعض منافقین کا پایا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری جماعت رسول کریم ﷺ کی جماعت سے مشابہت رکھتی ہے۔ یہ خیال کرنا کہ اس قسم کے لوگوں کی وجہ سے غیر مبائعین کو قادیان میں اپنا مشن کھولنے کی جرأت ہوئی ہے صحیح نہیں۔ کیونکہ ایسے لوگ بہت ہی قلیل ہیں اور پھر ہم ان میں سے بعض کو جانتے بھی ہیں۔ یہ منافق اپنے ذہن میں یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ انہیں کوئی نہیں جانتا حالانکہ ہم انہیں خوب جانتے ہیں۔ لیکن ہم ان پر رحم کرتے اور انہیں کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ بعض دفعہ تو ہم ان سے مہربانی کا سلوک کرتے اور ان کی مصیبت کے وقت ان کے کام آتے ہیں۔ اس خیال سے کہ شاید اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھول دے اور انہیں ہدایت نصیب ہو جائے مگر وہ ہماری مہربانی اور نیک سلوک سے

یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ ہم انہیں مخلص سمجھتے ہیں اور جب ہم ان سے حسنِ سلوک کرتے ہیں تو وہ اپنی مجالس میں ہنس ہنس کر کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو کیسا چکمہ دیا کیسا الّو بنایا۔ گویا وہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے ہم کو الّو بنایا۔ حالانکہ الّو وہ آپ بن رہے ہوتے ہیں ہم تو اپنے خدا کو خوش کرنے کے لئے ان پر رحم کرتے ہیں مگر وہ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے ہم کو الّو بنایا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا طریق بھی یہی ہے کہ وہ باوجود لوگوں کی مخالفت کے ان پر رحم کرتا چلا جاتا ہے۔ ابو جہل کو دیکھ لو وہ کتنا شدید دشمن تھا مگر اللہ تعالیٰ آخر اسے کھانا دیتا تھا یا نہیں؟ اسی طرح عتبہ، شیبہ اور ابو لہب وغیرہ اسلام کے شدید مخالف تھے مگر اللہ تعالیٰ انہیں کھانا دیتا تھا۔ اسی طرح ہم بھی منافقین پر رحم کرتے اور ان سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ مگر وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے ہم کو خوب چکمہ دیا۔ حالانکہ جیسے خدا نے ابو جہل، عتبہ اور شیبہ کو کھانا دیا۔ جس طرح خدا نے فرعون کو بادشاہ بنا دیا اسی طرح ہم ان منافقوں پر رحم کرتے ہیں مگر وہ اپنی تنگ نظری اور حماقت کی وجہ سے اپنی مجالس میں یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ کیسا الّو بنایا، یہ تو ہمیں مخلص سمجھتے ہیں حالانکہ ہم ان سے رحم کا سلوک کر رہے ہوتے اور کبھی اس لئے پردہ پوشی سے کام لیتے ہیں کہ شاید خدا تعالیٰ انہیں کل جرأت دے دے اور وہ ہمارے بھائی بن جائیں۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے کل کو ہمارا بھائی بننا ہے تو آج ہم انہیں کیوں ذلیل کریں۔ جس نے کل ہمارا بھائی بن جانا ہے اس کے متعلق ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی عزت کو مناسب حد تک قائم رکھیں تاکہ کل اگر وہ ہمارا بھائی بنے تو معزز بھائی بنے۔ اسی طرح اس حسن سلوک میں اور کئی حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ بہر حال نہ ساری جماعت، نہ جماعت کا بیشتر حصہ اور نہ جماعت کا معتد بہ حصہ کمزور ہے۔ کوئی نوجوان سزا برداشت نہ کر کے پیغام بلڈنگس میں چلا گیا اور اس نے یہ شور مچانا شروع کر دیا کہ قادیان میں ظلم ہو رہا ہے وہاں اپنا مشن کھولیں سب لوگ آپ کی امداد کریں گے۔ تو اس کو دیکھ کر یا بعض اَور

کمزور لوگوں کو دیکھ کر انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ شاید سارا قادیان ہی ان کی باتیں ماننے کے لئے تیار ہے اور وہ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قادیان کے متعلق کئی وعدے ہیں اور ان وعدوں کی موجودگی میں وہ اپنے ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بے شک میں خود بھی قادیان کے لوگوں کو ان کی کمزوریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ کوئی نماز باجماعت پڑھنے میں سست ہے، کوئی چندے ادا کرنے میں سُستی دکھاتا ہے، کوئی دوسروں سے لڑ جھگڑ پڑتا ہے اور میں ہمیشہ دوستوں کو اپنے اخلاق کی درستی کی نصیحت کرتا رہتا ہوں مگر اللہ تعالیٰ کی ایک خبر ہے جو اس نے اپنے رسول کی زبان سے دی ہے اوروہ یہ ہے کہ قادیان "خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے" 4 یہ خبر ضرور پوری ہو گی اور قادیان ہمیشہ خدا کے رسول کا ہی تخت گاہ رہے گا۔ کسی محدث یا مجدد کا تخت گاہ نہیں بن سکتا۔ پس مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی ایڑی چوٹی کا زور لگا لیں، ان کے ماتھے گھس جائیں، ان کے ناک رگڑے جائیں، ان کے سارے مبلغ قادیان میں جمع ہو جائیں پھر بھی قادیان خدا کے رسول کا ہی تخت گاہ رہے گا۔ وہ اس کو اگر کسی ایسے مجدد یا محدث کا تخت گاہ بنانا چاہیں گے جو نبوت کے مقام پر کھڑا نہیں کیا گیا تو وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔

پس لائل پور کے نوجوان تین سو نہیں تین ہزار روپیہ ماہوار دیں۔ وہ اپنے کارخانے اس غرض کے لئے لگا دیں، وہ اپنے گھروں کے زیورات تک فروخت کر دیں پھر بھی انہیں سوائے ناکامی اور نامرادی کے کچھ نہیں ملے گا اور اصحابِ فیل والے انجام کو وہ دیکھیں گے اور رجعتِ قہقری کی تلخی انہیں چکھنی پڑے گی اور اپنی قائم شدہ عزت کو وہ کھو دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے الہامات اور آپ کی پیشگوئیوں کے علاوہ ذاتی طور پر بھی خبر دی ہے اور مجھے غیر مبائعین کے اس ارادہ کا خدا تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی علم ہو چکا تھا۔ چنانچہ خداتعالیٰ نے مجھے رؤیا میں دکھایا کہ غیر مبائعین کا ایک شخص جو اُن کا مبلغ بھی ہے

(اور جسے میں جانتا ہوں) ہمارے گھر میں بیٹھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اجازت لے کر ملنے آیا ہے۔ اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے گھر میں کوئی بیمار ہے اور میں نے اس کے متعلق یہ تجویز کی ہے کہ اسے کونین دی جائے۔ خواب میں مَیں نے دیکھا کہ جس جگہ وہ شخص بیٹھا ہے وہ حضرت (اماں جان) کا کمرہ ہے۔ وہاں مستورات کوئی نہیں مَیں کونین کی تلاش میں حضرت (اماں جان) کے دالان میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں میرا ایک داماد، دو بیٹے اور ایک وہ پیغامی شخص بیٹھا ہوا ہے (میں نے دوستوں کو اس پیغامی شخص کا نام بھی بتا دیا تھا مگر اِس وقت نام نہیں لیتا) جب میں دالان میں داخل ہوا تو میں نے کونین کی شیشی کو کارنس پر پڑے ہوئے دیکھا۔ اس وقت چونکہ حضرت (اماں جان) وہاں موجود نہیں اور اپنے گھر میں کسی مریض کے لئے کوئی دوا لے لینے میں کسی اجازت کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی دنیا میں قریبی رشتہ دار معروف طور پر بغیر پوچھے ایسا کر لیا کرتے ہیں اس لئے میں اپنے داماد سے مذاق کے طور پر کہتا ہوں کہ میاں اماں جان کی شیشی میں سے ایک گولی تو چُرا دو۔ مطلب یہ تھا کہ اماں جان تو یہاں موجود نہیں تم ان کی شیشی میں سے ایک گولی نکال دو۔ میرے اس فقرہ پر وہ پیغامی مبلّغ بول پڑا اور کہنے لگا "جی ہاں یہ چُرایا ہی کرتے ہیں۔" مجھے اس کا یہ فقرہ بہت برا لگا کہ اس نے کیسی ناپسندیدہ بات کی ہے۔ یہ بچہ تو تھا نہیں کہ میرے مطلب کو نہ سمجھ سکتا۔ یہ جانتا تھا کہ میرا کیا مطلب ہے۔ پھر اسے کیا حق تھا کہ ایسا فقرہ استعمال کر سکتا۔ اسے گھر میں آنے کی اجازت اس لئے تو نہیں دی گئی تھی کہ ایسی لغو حرکت کرتا۔ چنانچہ میں نے اس سے کہا کہ آپ نے یہ بہت ہی ناپسندیدہ بات کہی ہے۔ آپ کو گھر میں آنے کی اجازت اس لئے نہیں دی گئی تھی کہ اس قسم کے ناشائستہ فقرات استعمال کریں۔ اس پر وہ کھڑا ہو گیا اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا وہ مقابلہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ میرے بچے بھی گھبرا کر کھڑے ہو گئے مگر میرے ادب کی وجہ سے وہ خود آگے نہیں بڑھے۔ وہ صرف یہ دیکھ رہے ہیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ اس پیغامی مبلغ کی

شکل اس وقت ایسی معلوم ہوتی جیسے وہ حملہ کرنا چاہتا ہے اور اس نے ہاتھ آگے بڑھایا ہے۔ اتنے میں مَیں آگے بڑھا اور اپنی کلائی اس کی کلائی کے سامنے رکھ کر اسے پیچھے ہٹایا ہے۔ میرے ہاتھ کا جھٹکا ایسا ہی تھا جیسے اپنے ہاتھ سے کسی کو پیچھے ہٹایا جاتا ہے اس سے زیادہ ہرگز نہ تھا۔ اس پیغامی مبلّغ کا قد ممکن ہے مجھ سے کچھ چھوٹا ہی ہو۔ تاہم میرے جسم اور اس کے جسم میں بظاہر کوئی زیادہ فرق نہیں مگر جب میں نے اسے جھٹکا دیا تو اس وقت وہ مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے موم کی گڑیا ہوتی ہے۔ وہ جھٹکے سے یکدم زمین پر جا پڑا اور اس کا قد بالکل چھوٹا سا ہو گیا اور وہ میری طرف اس طرح پھٹی ہوئی آنکھوں سے دیکھنے لگا گویا وہ سمجھتا ہے کہ میں اسے مار ڈالوں گا۔ میرے بچے بھی یہ نظارہ دیکھ کر گھبرا گئے ہیں کیونکہ یہ بات میری عادت کے خلاف تھی اور وہ حیران ہیں کہ میں اس پر سختی کیوں کرنا چاہتا ہوں۔ حالانکہ میرا ارادہ اس کو کوئی سزا دینے کا نہیں۔ صرف میں حیرت سے اس کی حالت کو دیکھ رہا ہوں کہ کس طرح گڑیا کی طرح بن کر زمین پر چت لیٹ گیا ہے۔ اس وقت میں نے اسے کہا کہ میں تمہیں کچھ نہیں کہتا تم میرے گھر سے ابھی نکل جاؤ چنانچہ وہ گھر سے نکل گیا۔ اتنے میں خواب میں ہی نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور میں نماز پڑھانے کے لئے باہر جانے لگتا ہوں کہ میاں بشیر احمد صاحب گھبرائے ہوئے مکان کے اندر داخل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں چوک میں کچھ پیغامی جمع ہیں اور وہ شور مچا رہے ہیں کہ فلاں شخص پر انہوں نے سختی کی ہے۔ اب ہم ان پر نالش کریں گے۔ نہیں تو اس کا ازالہ کیا جائے اور اگر یہ ازالہ کے لئے کچھ اور نہیں کر سکتے تو صرف اتنا کہہ دیں کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ اس وقت میاں بشیر احمد صاحب کی یہ رائے معلوم ہوتی ہے کہ کیا حرج ہے۔ اگر یہ الفاظ کہہ دیئے جائیں مگر میں کہتا ہوں یہ بالکل غلط ہے۔ جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ مجھے تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ اس شخص نے ہمارے گھر پر آ کر ایک بے ہودہ حرکت کی تھی اور وہ اس بے ہودگی کا خود ذمہ دار ہے۔ وہ حملہ کی نیت سے آگے بڑھا اس پر میں نے اسے معمولی جھٹکا دیا جس پر وہ چِت

جا گرا اس میں میری کوئی غلطی نہیں۔ میں نے جو کچھ کیا ہے ٹھیک کیا ہے چنانچہ میاں بشیر احمد صاحب چلے گئے۔ اس وقت مسجد میں بہت بڑا ہجوم معلوم ہوتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے جلسے کے دن ہوتے ہیں۔ نماز کا وقت ہے۔ میں یہ بات کہہ کر مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے چلا جاتا ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد میاں بشیر احمد صاحب پھر واپس آئے اور میں نے ان سے کہا کہ کیا ہوا؟ وہ کہنے لگے کہ کچھ بھی نہیں ہوا وہ تو یونہی فریب تھا۔ میں نے جاتے ہی ان سے کہہ دیا تھا کہ وہ کہتے ہیں میں نے جو کچھ کیا ہے ٹھیک کیا ہے۔ میں معذرت کرنے کے لئے تیار نہیں اس پر وہ کہنے لگے اچھا جب ان کی مرضی نہیں تو نہ سہی اور یہ کہہ کر چلے گئے۔ یہ رؤیا میں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو سنا دیا تھا اِسی طرح بعض اَور دوستوں کو بھی سنایا اور غالباً شوریٰ کی ایک تقریر میں بھی اس کا ذکر کیا تھا اور کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہے غیر مبائعین اس قسم کی کوئی تجویز کرنا چاہتے ہیں کہ قادیان میں اپنا کوئی مبلغ بھیجیں۔ ایک موقع پر جب میں یہ رؤیا سنا رہا تھا تو ایک دوست جو پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے کہ بات تو ٹھیک معلوم ہوتی ہے کیونکہ مجھے غیر مبائعین کی ایسی ہی تجویز کا علم ہے اور جس شخص کو آپ نے خواب میں دیکھا ہے اسی کے متعلق یہ تجویز ہو رہی ہے کہ اسے قادیان بھیجا جائے۔ میں تو سمجھا تھا کہ اس سے مراد کوئی پیغامی مبلغ ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہی شخص مراد ہو جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا مگر عجیب بات یہ ہے کہ جس شخص کو میں نے خواب میں دیکھا اسی کے متعلق یہ تجویز بھی سننے میں آگئی کہ ان کا ارادہ اسے قادیان میں بطور مبلغ بھیجنے کا ہے۔ اس کے بعد ان کا ایجنڈا بھی میرے پاس پہنچ گیا اور اس طرح یہ بات اور بھی پختہ ہو گئی۔ غرض ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بتا رکھا ہے کہ وہ ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کریں گے مگر اللہ تعالیٰ انہیں ناکام کرے گا۔ اسی طرح مجھے متواتر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب قادیان میں آئے ہیں اور انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا ہے اور بڑے ادب سے میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ پس میں تو

یقین رکھتا ہوں کہ مولوی صاحب کی پارٹی کے افراد آہستہ آہستہ میری بیعت میں شامل ہوتے چلے جائیں گے اور اگر وہ نہیں تو ان کی اولادیں ہمارا شکار بنیں گی۔ان سے بظاہر یہ امید کم ہے کہ وہ پھر کسی وقت ہم میں شامل ہو جائیں مگر کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ موت سے پہلے پہلے انہیں بھی ہدایت دے دے اور وہ پھر بیعت میں شامل ہو جائیں۔بہرحال خدا تعالیٰ نے ان کو ہمارا شکار بنایا ہے ہمیں ان کا شکار نہیں بنایا۔یہ الگ بات ہے کہ استثنائی رنگ میں بعض لوگ ہم میں سے نکل کر ان میں شامل ہو جائیں۔ورنہ عام طور پر انہی میں سے نکل نکل کر لوگ ہم میں شامل ہوتے ہیں اور میں ان کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ بالمقابل فہرست شائع کر کے دیکھ لیں کہ ہم میں سے زیادہ آدمی ان کی طرف گئے ہیں یا ان میں سے زیادہ آدمی ہماری طرف آئے ہیں۔ان آنے والوں میں سے ایک صاحب ان کے داماد بھی تھے وہ بعد تحقیق میری بیعت میں شامل ہوئے اور میں نے ان کو ہمیشہ یہی نصیحت کی کہ مولوی صاحب سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آئیں۔جاننے والے جانتے ہیں کہ ان کی طبیعت میں بعض وجوہ سے جوش تھا مگر میں نے ہمیشہ انہیں یہی کہا کہ ان سے حُسنِ سلوک کا معاملہ کرو اور کوئی ایسی بات نہ کرو جس کو دیکھ کر وہ یہ خیال کریں کہ مبائع ہو کر تمہارے اخلاق بگڑ گئے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ بیعت کے بعد تمہارے اخلاق پہلے سے زیادہ اچھے ہو گئے ہیں۔غرض ان کا ہم پر حملہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ممکن ہے وہ ہمارے چند آدمیوں کو لے جائیں اور ان میں سے کسی کو ملازمت کا اور کسی کو رشتہ کا لالچ دے دیں لیکن بالعموم جماعت ان کو مُنہ بھی نہ لگائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔کیونکہ جس شخص کو خدا کے مامور اور اس کے مرسل کی شناخت نصیب ہو جائے اس کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ وہ کبھی دیانتداری کے ساتھ اس راستہ کو ترک کر سکتا ہے بالکل ناممکن ہے۔ کوئی بدبخت انسان ہی ہو گا۔ازلی بدبخت جو نور کے سرچشمہ پر پہنچ کر پھر گمراہی اور ضلالت کی طرف چلا جائے۔بے شک لالچ، حرص اور قسم قسم کی تاریکیاں انسان کو

گمراہی کی طرف لے جاتی ہیں۔اسی طرح کبھی غصہ، کبھی کینہ اور کبھی لڑائی جھگڑے ابتلاؤں کا باعث بن جاتے ہیں لیکن اس قسم کی ٹھوکریں کھانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے صداقت کو صحیح طور پر قبول نہیں کیا ہوتا۔ورنہ جو شخص ایک دفعہ سچائی کو مان لیتا ہے اسے اگر قتل بھی کر دیا جائے تو وہ اسے نہیں چھوڑ سکتا۔ بے شک قادیان میں غریب بھی بستے ہیں، ان میں کمزوریاں بھی ہیں، وہ آپس میں لڑ جھگڑ بھی لیتے ہیں مگر پھر بھی یہ خیال کر لینا کہ ان معمولی جھگڑوں کی وجہ سے معتد بہ جماعت ان سے جا ملے گی یہ ایک فریب خیال ہے جس کی حقیقت نہیں۔ عنقریب معلوم ہو جائے گا۔اِنْشَاءَ اللّٰہُ۔بلکہ خدا کے فضل سے ان کا یہاں آنا ان کے لئے شکست اور کمی کا موجب اور ہمارے لئے عزت اور ترقی کا موجب ہو گا۔"

(الفضل 11۔احسان 1320ہش)

1 الفضل 28 اپریل 1937ء

2 پیغام صلح 26 جولائی 1937ء

3 پیغام صلح 21 ستمبر 1937ء

4 دافع البلاء صفحہ 14 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 230